

تین کا عالمی دن..... ایک تاریخی تناظر

محمد عبدالصبور

(کیٹی بلڈنگ کو آرڈینر..... تین)

خواتین کا عالمی دن ہر سال 8 مارچ کو منایا جاتا ہے۔ یہ دن خواتین کے لئے اپنے حقوق اور سیاسی اور مل میں شرکت کی جدوجہد کا مرکز بن گیا ہے۔

کا عالمی دن منانے کا خیال 20 ویں صدی کے میں اس وقت پیدا ہوا جب دنیا میں تیزی سے صنعتی ناہی ترقی ہونے لگی اور اسی تناظر میں مزدوروں کی - نے ان کو سہولیات نہ ملنے پر احتجاج ہونا شروع -ے۔ خواتین نے کپڑے اور کپاس کی فیکٹریوں میں 7 مارچ 1857ء کو امریکہ کے شہر نیویارک میں احتجاج - اس کے بعد ہر سال 8 مارچ ہی کو احتجاج کیا جانے لگا۔

1908ء میں 15 ہزار خواتین نے نیویارک میں مطالبات کے لئے مارچ کیا۔ وہ چاہتی تھیں کہ کام کا -ت کم کیا جائے، بہتر تنخواہیں دی جائیں اور انہیں ووٹ کا -ن دیا جائے تاہم تھوڑے عرصے بعد ہی نیویارک میں رائیٹنگل شرٹ ویٹ فیکٹری میں آگ لگ جانے سے 14 مارچ 1908ء کو مزدور جل کر جاں بحق ہو گئے۔ اتنی بڑی تعداد میں مزدوروں کے مرنے کا ڈرامہ دارحفاظی تدابیر کا نہ ہونا تھا۔

اس واقعے سے خواتین کے حقوق کی تحریک کو تقویت ملی۔ سب سے پہلے 19 مارچ کو آسٹریا، ڈنمارک، جرمنی اور سوئزر لینڈ میں خواتین کا عالمی دن منایا گیا جس میں تقریباً دس لاکھ خواتین اور مردوں نے ریلیوں میں شرکت کی۔

خواتین نے ووٹ کے حق کے ساتھ ساتھ اپنے لئے ملازمت کے حق، تربیت حاصل کرنے کے حق اور ملازمتوں میں امتیازی سلوک ختم کرنے کے مطالبات کئے۔ خواتین کا عالمی دن خواتین کی ترقی پر ایک نظر ڈالنے اور خواتین کی حالت میں بہتری لانے میں عام خواتین کی حوصلہ مندی، بہادری اور جدوجہد کو تسلیم کرنے کے لئے منایا جاتا ہے

جنہوں نے خواتین کے حقوق کے لئے انتہائی اہم کردار ادا کیا ہے۔

پاکستان میں خواتین - حالات کا تجزیہ

خواتین پاکستان کی معاشی اور معاشرتی ترقی میں انتہائی اہم کردار ادا کرتی ہیں لیکن پاکستانی معاشرہ جو جاگیردارانہ اور قبائلی رسم و رواج کے تحت چل رہا ہے نہیں چاہتا کہ وہ خواتین کی اہمیت کو تسلیم کرے اور انہیں ان کے حقوق دینے جائیں۔ نتیجے کے طور پر خواتین مستقل طور پر سماجی، معاشی اور سیاسی ناہمواریوں کا شکار ہیں جس سے وہ معاشرے میں اپنا صحیح مقام حاصل نہیں کر سکیں۔ سماجی، ثقافتی، مذہبی اور قانونی رکاوٹوں کی وجہ سے انہیں برابر کے مواقع نہیں ملتے اور اس طرح وہ بااختیار نہیں ہو سکتیں تاہم فوری حکومت نے 2000ء میں عدالتی مکتوحوں میں خواتین کے لئے 33 فیصد نشستیں مخصوص کر دیں۔ لیکن خواتین نے نمائندگی کے باوجود ریاست پر اپنا اثر و رسوخ پیدا کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکیں اور نہ ہی کالے قانون حدود آرڈیننس جسے ایک فوجی حکمران نے 80 کی دہائی میں نافذ کیا تھا ختم کرانے کے قابل ہو سکیں ہیں۔ نخصبہ ترقی خواتین کے خلاف تشدد کو ہوا دیتے ہیں اور انصاف کی راہ میں رکاوٹیں ڈالتے ہیں جو اس بات سے واضح ہے کہ حراست میں زنا کے واقعات، گینگ ریپ اور گھریلو اور سماج کے اندر بہیمانہ تشدد خواتین کے خلاف جاری ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ریاست بھی یہ کالے قوانین ختم کرنا نہیں چاہتی اور نہ ہی ان میں کوئی تبدیلی کر سکی ہے جس کی وجہ سے یہ جرائم بڑھتے جا رہے ہیں۔ آفسناک بات یہ ہے کہ یوں لگتا ہے کہ خواتین کی عزتیں لوٹنے والوں اور ریاست کے اہلکاروں کے درمیان ایک قسم کی مفاہمت ہے کہ وہ یکے بعد دیگرے خواتین کی بے حرمتی کے واقعات کو دہانے کی کوشش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ دوسرے معاشرہ میں بھی زنا کے

واقعات ہوتے رہتے ہیں۔

پاکستان میں خواتین کے حقوق کی جدوجہد اور اس کا انداز

تین ترقیاتی تنظیم اپنے 1992ء میں قیام کے وقت ہی سے خواتین کی ترقی کے لئے اپنی توجہ مرکوز کئے ہوئے ہے۔ صنف سے متعلق معاملات میں تین کی کوششوں میں سماجی تنظیموں کی آگاہی اور سیاسی تعلیم کے ذریعے خواتین کے حقوق کے حصول کی کوششیں شامل ہیں اور تین کی بونٹی کے اداروں کو مستحکم کر کے یہ کام سرانجام دے رہی ہے۔ اس کے ساتھ ہی تین خواتین کو نسلوں اور سیاسی پارٹی کی خواتین کی تربیت کے کام میں ملک کے تین صوبوں کے 20 اضلاع میں مصروف عمل ہے۔ تین خواتین کا عالمی دن 1993ء سے منا رہی ہے۔ 1995ء میں خواتین کی عالمی کانفرنس سے قبل تین ترقیاتی تنظیم نے پاکستانی خواتین کی ترجیحات جاننے کے لئے 3 روزہ ورکشاپ لگایا تھا جس میں 250 خواتین نے شرکت کی تھی۔ جب اسلام آباد میں تین کی چند خواتین نے اسلام آباد میں منعقد کرائے گئے سیمینار اور تین میں شرکت کی تھی۔ سرگودھا ضلع کے دیہی علاقے شہر چور صدر کی چند خواتین نے 1995ء میں خواتین کے عالمی دن کی اسلام آباد میں منعقد کی گئی تقریبات میں شرکت کی جس سے ان کے علاقے کے مردوں کی جانب سے سخت ناراضگی کا اظہار کیا گیا۔ تین نے 8 مارچ 1998ء کو خواتین کے عالمی دن کے موقع پر ملتان میں پہلا سیمینار منعقد کیا جس میں ملتان کی دیگر این جی اور، میٹ ورک ملتان کا تعاون حاصل کیا گیا۔ ملتان اور مظفر گڑھ کے دیہی اور شہری علاقوں کی 300 سے زیادہ خواتین نے اس سیمینار میں شرکت کی۔ اس سیمینار کا اختتام خواتین کے حقوق کے لئے ایک ریلی نکال کر اور خواتین کے حقوق کے متعلق ایک چھوٹا سا ڈرامہ منعقد کر کے کیا گیا۔ اس دن کے بعد تین کی خواتین نے مطالبہ کیا کہ یہ دن ہر سال منعقد کیا جائے۔ تین نے 1999ء سے لے کر 2005ء تک ہر سال ملتان میں خواتین کا جلسہ خواتین کے عالمی دن کے موقع پر منعقد کیا جو کہ ملک میں اس سلسلے میں



منصفی کی جانے والی تقریبات میں سے سب سے بڑی تقریبات میں شمار کیا جاتا ہے۔

مختلف موضوعات پر خواتین کے عالمی دن کے موقع پر تقریبات میں مندرجہ ذیل مسائل کو اجاگر کیا گیا:

1999ء دیہی خواتین

2000ء خواتین اور امن

2001ء خواتین اور جمہوریت

2002ء خواتین کو جمہوریت کے ذریعے بااختیار بنانا

2003ء خواتین اور مقامی جمہوریت

2004ء غیرت کے نام پر قتل کو روکا جائے

2005ء مقامی سیاست میں خواتین کی نمائندگی

روز روزہ تقریبات میں اوسطاً پانچ سے سات ہزار خواتین شرکت کرتی آئی ہیں۔ عوامی ریلیاں، ثقافتی شامیں، مشاعرے، سیمینار، سوانہ تقریبات میں شامل ہوتے ہیں۔

خواتین کا عالمی دن 2006ء

خواتین کو نسلیت ورک، ساؤتھ پنجاب این جی اوز، ایم اور ایف ای ایس کے تعاون سے اس سال خواتین کا

عالمی دن منائے گی۔ اس سال کا موضوع "حدود آرزوئیں فوری ختم کیا جائے" ہے۔ اس روز ماضی کی کوششوں اور آئندہ اقدامات پر غور کرنے کا موقع ملے گا۔ خواتین کے حقوق کی تحریک عوام کو آگاہی دینے کا ماحول پیدا کرے گی کہ آخر ریاستی مشینری کیوں ریپ کرنے والوں کی حمایت کرتی ہے بجائے اس کے کہ وہ اس مکروہ اقدام کا شکار ہونے والوں کی مدد کرے؟ آخر خواتین کے خلاف ایسے جرائم کو روکنے کے لئے ایک ستم سے پاک طریقہ کار کیوں نہیں مہیا کیا جاتا اور حکومت کے اہلکار کیوں ایسے واقعات کو یہ کہہ کر ٹال دیتے ہیں کہ ریپ دنیا کے دیگر ممالک میں بھی ہوتے ہیں؟ آخر ایسا کیوں ہے کہ ریپ کا شکار ہونے والی بہادر خواتین انصاف حاصل کرنے میں ناکام ہو جاتی ہیں اور ان پر بدکردار ہونے کا دھبہ لگا دیا جاتا ہے؟ بین نیشنل کا شکار ہونے والی خواتین کو اپنی ریلیوں میں بلانے کی تاکہ انہیں بتایا جاسکے کہ ان کے حمایتی موجود ہیں اور انصاف حاصل کرنے کے لئے ان کی جدوجہد کو سراہتے ہیں۔

تشدد کا شکار ہونے والی کم از کم پندرہ خواتین کو ریلی میں شرکت کی دعوت دی جائے گی جن میں مختار ماں، مائی، سوزینا

عالمی دن منائے گی۔ اس سال کا موضوع "حدود آرزوئیں فوری ختم کیا جائے" ہے۔ اس روز ماضی کی کوششوں اور آئندہ اقدامات پر غور کرنے کا موقع ملے گا۔ خواتین کے حقوق کی تحریک عوام کو آگاہی دینے کا ماحول پیدا کرے گی کہ آخر ریاستی مشینری کیوں ریپ کرنے والوں کی حمایت کرتی ہے بجائے اس کے کہ وہ اس مکروہ اقدام کا شکار ہونے والوں کی مدد کرے؟ آخر خواتین کے خلاف ایسے جرائم کو روکنے کے لئے ایک ستم سے پاک طریقہ کار کیوں نہیں مہیا کیا جاتا اور حکومت کے اہلکار کیوں ایسے واقعات کو یہ کہہ کر ٹال دیتے ہیں کہ ریپ دنیا کے دیگر ممالک میں بھی ہوتے ہیں؟ آخر ایسا کیوں ہے کہ ریپ کا شکار ہونے والی بہادر خواتین انصاف حاصل کرنے میں ناکام ہو جاتی ہیں اور ان پر بدکردار ہونے کا دھبہ لگا دیا جاتا ہے؟ بین نیشنل کا شکار ہونے والی خواتین کو اپنی ریلیوں میں بلانے کی تاکہ انہیں بتایا جاسکے کہ ان کے حمایتی موجود ہیں اور انصاف حاصل کرنے کے لئے ان کی جدوجہد کو سراہتے ہیں۔

تشدد کا شکار ہونے والی کم از کم پندرہ خواتین کو ریلی میں شرکت کی دعوت دی جائے گی جن میں مختار ماں، مائی، سوزینا

عالمی دن منائے گی۔ اس سال کا موضوع "حدود آرزوئیں فوری ختم کیا جائے" ہے۔ اس روز ماضی کی کوششوں اور آئندہ اقدامات پر غور کرنے کا موقع ملے گا۔ خواتین کے حقوق کی تحریک عوام کو آگاہی دینے کا ماحول پیدا کرے گی کہ آخر ریاستی مشینری کیوں ریپ کرنے والوں کی حمایت کرتی ہے بجائے اس کے کہ وہ اس مکروہ اقدام کا شکار ہونے والوں کی مدد کرے؟ آخر خواتین کے خلاف ایسے جرائم کو روکنے کے لئے ایک ستم سے پاک طریقہ کار کیوں نہیں مہیا کیا جاتا اور حکومت کے اہلکار کیوں ایسے واقعات کو یہ کہہ کر ٹال دیتے ہیں کہ ریپ دنیا کے دیگر ممالک میں بھی ہوتے ہیں؟ آخر ایسا کیوں ہے کہ ریپ کا شکار ہونے والی بہادر خواتین انصاف حاصل کرنے میں ناکام ہو جاتی ہیں اور ان پر بدکردار ہونے کا دھبہ لگا دیا جاتا ہے؟ بین نیشنل کا شکار ہونے والی خواتین کو اپنی ریلیوں میں بلانے کی تاکہ انہیں بتایا جاسکے کہ ان کے حمایتی موجود ہیں اور انصاف حاصل کرنے کے لئے ان کی جدوجہد کو سراہتے ہیں۔

تشدد کا شکار ہونے والی کم از کم پندرہ خواتین کو ریلی میں شرکت کی دعوت دی جائے گی جن میں مختار ماں، مائی، سوزینا

عالمی دن منائے گی۔ اس سال کا موضوع "حدود آرزوئیں فوری ختم کیا جائے" ہے۔ اس روز ماضی کی کوششوں اور آئندہ اقدامات پر غور کرنے کا موقع ملے گا۔ خواتین کے حقوق کی تحریک عوام کو آگاہی دینے کا ماحول پیدا کرے گی کہ آخر ریاستی مشینری کیوں ریپ کرنے والوں کی حمایت کرتی ہے بجائے اس کے کہ وہ اس مکروہ اقدام کا شکار ہونے والوں کی مدد کرے؟ آخر خواتین کے خلاف ایسے جرائم کو روکنے کے لئے ایک ستم سے پاک طریقہ کار کیوں نہیں مہیا کیا جاتا اور حکومت کے اہلکار کیوں ایسے واقعات کو یہ کہہ کر ٹال دیتے ہیں کہ ریپ دنیا کے دیگر ممالک میں بھی ہوتے ہیں؟ آخر ایسا کیوں ہے کہ ریپ کا شکار ہونے والی بہادر خواتین انصاف حاصل کرنے میں ناکام ہو جاتی ہیں اور ان پر بدکردار ہونے کا دھبہ لگا دیا جاتا ہے؟ بین نیشنل کا شکار ہونے والی خواتین کو اپنی ریلیوں میں بلانے کی تاکہ انہیں بتایا جاسکے کہ ان کے حمایتی موجود ہیں اور انصاف حاصل کرنے کے لئے ان کی جدوجہد کو سراہتے ہیں۔

ناز، سہالہ، نارووال، سیالکوٹ اور شہروں میں حراست کے دوران ریپ کی جانے والی خواتین شامل ہیں۔

7، 5 اور 8 مارچ 2006ء کو مختلف تقریبات میں تقریباً 9 ہزار خواتین، مرد اور بچے پاکستان کے کم از کم 20 اضلاع سے شریک ہوں گے۔ پنشن سمجھتی ہے کہ خواتین کی زندگیوں میں تبدیلی اس وقت تک ممکن نہیں جب تک انہیں گلی، محلہ اور گاؤں کی سطح تک متحرک نہ کیا جائے۔

1۔ ڈرامہ فیٹیول

5 مارچ 2006ء کو خواتین کے عالمی دن کے حوالے سے ڈرامہ فیٹیول ملتان کے مقامی تھیٹر ہال میں ہوگا۔

2۔ ثقافتی شام

7 مارچ 2006ء کو ثقافتی شام پنشن ترقیاتی تنظیم کی ملتان دفتر میں منعقد ہوگی جس میں مشاعرہ اور لوک موسیقی پیش کی جائے گی۔

3۔ کالے قوانین

8 مارچ 2006ء کو 8000 سے 9000 تک خواتین کالے قوانین کے خلاف مظاہرہ کریں گی۔ جس میں ملک بھر کے 20 اضلاع سے خواتین شرکت کریں گی۔

☆☆☆

مقامی حکومتوں کی سیاسی اہمیت

ہے۔ بلند پائی انتخابات اگرچہ ماضی کے مختلف ادوار میں بھی ہوتے رہے ہیں مگر سینکڑوں درجہ کار محروم رہے اور تمام انتظامی اختیارات کمشنروں، ڈپٹی کمشنروں اور اسٹنٹ کمشنروں کے پاس رہے ہیں۔ اختیارات کی چمکی سطح تک تقسیم کے نئے نظام کے تحت مقامی انتظامیہ اور پولیس کو ناظمین کے تحت کیا گیا ہے اور مقامی حکومت کو ترقیاتی کاموں اور عوامی فلاح و بہبود کے اقدامات کے لئے اختیار فراہم کیا گئے ہیں جن سے ان کی افادیت بڑھ گئی ہے اور وہ زیادہ بہتر طور پر مقامی مسائل حل کرنے کے قابل ہو چکی ہیں۔ مقامی حکومتوں کے پہلے چار سالہ دور میں کئی مسائل سامنے آئے جن میں سرفہرست ڈیڑھ سو سال سے جاری سول اینڈ منسٹریشن کے نظام کے ہمد اختیار افراد کے لئے خود کو منتخب ناظمین کے ماتحت سمجھنے کا مسئلہ تھا۔ طویل عرصے سے ایک نظام کے تحت حکم دینے کے عادی افراد کے لئے کسی دوسرے کا حکم سننے کا تجربہ یقیناً ایسا تھا جسے قبول کرنے میں کچھ وقت درکار تھا۔ اسی طرح طویل عرصے سے مقامی معاملات میں مداخلت کی شوقین وفاق

165 تحصیل / ٹاؤن کونسلوں میں نائب ناظمین پہلے ہی بلا مقابلہ منتخب ہو چکے ہیں۔ مجموعی طور پر 68 ضلع کونسلوں، 8 سٹی ڈسٹرکٹ کونسلوں، 161 تحصیل یا تعلقہ کونسلوں اور 30 ٹاؤن کونسلوں میں 766 امیدواروں کے درمیان مقابلہ ہوا۔ ان انتخابات میں منتخب کونسلروں نے رائے شماری میں حصہ لیا اس لئے توقع کے مطابق حکمران مسلم لیگ اور اس کی اتحادی جماعتوں نے اپنے حامی کونسلروں کے ووٹوں سے واضح اکثریت حاصل کر لی۔

اختیارات کی چمکی سطح تک تقسیم اور لوگوں کے مقامی مسائل ان کے دروازے پر حل کرنے کے لئے مقامی حکومتوں کا نظام بعض مسائل کے باوجود خاصا مفید و موثر ثابت ہوا

اشفاق احمد

شعبہ انگریزی، پنجاب کالج لاہور

چلی سطح تک تقسیم اختیارات کے نئے نظام کے دوسرے دور کے لئے مقامی حکومتوں کے انتخابات 2005ء کا چوتھا مرحلہ 28 دسمبر کو چاروں صوبوں میں ضلع، تحصیل اور ٹاؤن کونسلوں کے 267 نائب ناظمین کے انتخابات کے بعد مکمل ہو گیا۔ تاہم سندھ کے ضلع گھوٹکی میں بریم کورٹ کے ایک حکم کے باعث پولنگ نہیں ہو سکی۔ صوبہ سرحد کے ضلع ہنگو اور لاہور کی تحصیل فیروز والا میں مخالف گروپوں کے درمیان تصادم کے باعث پولنگ منسوخ کر دی گئی۔ 33 ضلعی کونسلوں اور

